

26344 - لاوارث اراضی; کوملک; ت م; ل; نے ک; 1740#;

ک; ف; 1740#; ت

سوال

مملکت سعودی عرب کے جنوب میں کچھ قبائل ہیں جو وہاں کے پہاڑی علاقے پر اس وقت سے قابض ہیں جب بلدیہ کا وجود بھی نہیں تھا لیکن اب وہاں حکومت کے حکم سے بلدیہ قابض ہو چکی ہے اور قبائل کا قبضہ نہیں رہا - لہذا شرعی طور پر اس اراضی کے احياء کے ذریعہ ملکیت کا کیا حکم ہے ، باوجود اس کے کہ وہاں قبیلے کے کچھ لوگ ایسا کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہیں ، کہ وہ بھی اس اراضی پر حکومت کا کنٹرول حاصل کرنے سے قبل سابقہ مشترکین میں سے ہیں ، کچھ لوگ تو اس زمین کو آباد کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور کچھ میں آبادکاری کی استطاعت نہیں -

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ مملکت سعودی عرب میں احياء یعنی زمین کی آبادکاری وزارت العدل کے نظام کے مطابق 1382 ہجری سے پہلے ہونی چاہیے ، معلومات فراہم کرنے پر آپ کا شکریہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

صحیح تو یہی ہے کہ احياء اور آبادی کاری سے زمین کی ملکیت ہر وقت حاصل ہو سکتی ہے ، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کا عموم ہے :

(جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے) -

اس لیے کہ بعض علماء کرام مثلاً احناف اس میں شرط رکھتے ہیں کہ جب حکمران اور مسلمانوں کے امام کی اجازت شامل ہو تو پھر ملکیت ہوگی ، جس سے اسے مقید کر دیا گیا گیا لہذا مسلمانوں کے ولی الامر اور امام کی اجازت لازمی ہے -

اسے جاگیر کا نام دیا جاتا ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے دور میں عمل کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو اراضی عطا کی تا کہ وہ آباد کریں -

لہذا اس حالت میں ہم یہ کہیں گے کہ جس نے بھی 1382 ہجری سے قبل زمین آباد کی وہ اس کی ملکیت ہی ہوگی ،

اور 1382 ہجری کے بعد جس نے بھی امام اور حکمران کی اجازت سے کوئی زمین آباد کی وہ اس کی ملکیت ہوگی ۔

لہذا اگر ان قبائل نے بھی زمانہ قدیم میں اس تاریخ سے قبل زمین کو آباد کیا تو وہ اس کی ملکیت کے زیادہ حقدار ہونگے ، لیکن اگر ان قبائل نے اسے آباد تو نہیں کیا لیکن وہ اراضی ان کے بستی کے تابع اور قریب ہے جس سے ان کی مصلحت وابستہ ہے تو اس بنا پر انہیں اس کی آباد کاری سے روکنے کا حق حاصل ہے ، تو وہاں وہ سیر و تفریح کریں اور اپنی آبادی میں وسعت کرنا چاہیں اور اگر وہاں کوئی اور آکر آباد ہونے کی کوشش کرے جس سے ان قبیلہ والوں کو ضرر اور نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ حکومت سے انہیں روکنے کا مطالبہ کر سکتے ہیں ، چاہے وہ ان کے قبیلے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں ۔

لیکن اگر اس میں انہیں کوئی ضرر اور نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور ان کے آبادی سے دور ہو جس کے کسی کو بھی کوئی ضرر اور نقصان نہ ہوتا ہو اور حکومت کی طرف سے آبادی کاری کی اجازت بھی مل چکی ہو اسے ملکیت میں لینا جائز ہے ، اور اہل قبیلہ کے لیے مخالفت کرنے کا کوئی حق نہیں رہتا ۔

لیکن اگر وہ وہاں خود ہی رہنا چاہیں اور اپنے قریب کسی اور قبیلے کے لوگوں کو بسنے نہ دینا چاہیں تو پھر حکومت سے مطالبہ کر سکتے ہیں اس لیے کہ وہ اس اراضی کے زیادہ حقدار ہیں ، پھر اس میں حکومت کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا ۔